© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگری

جو رکھتے ہیں محبت آشنا دل اپنے سینوں میں — چمکتا ہے جمالِ زندگی اُن کی جبینوں میں

نئے عالم سجاؤں گا میں ان گردوں نشینوں میں — ابھی گنجائشِ تزئیں ہے تاروں کی جبینوں میں

مآلِ عیش کی آنکھوں میں پھر جاتی ہیں تصویریں — یہ کس نے سی دیئے کانٹے گلوں کی آستینوں میں

ابھی دیر و حرم میں ہے وہی ربطِ کہن باقی — مگر ہے تفرقہ شیخ و برہمن کے قرینوں میں

یہ پیمانے یہ شیشے تھے ظروفِ مے کبھی ساقی — اور اب خونِ تمنا ہے مرا ان آبگینوں میں

کوئی جلوہ بھی اُن کا خوگرِ پردہ نہیں رہتا — حیا بے باک ہو جاتی ہے جب پردہ نشینوں میں

ہے ان کے ساتھ بیزارِ مسرت ہو کے اک دنیا — قیامت کی کشش ہے آپ کے اندوہ گینوں میں

غریقِ موج ہو کر جو سرِ منزل نہ پہنچا ہو — کوئی ایسا نہیں دریائے غم کے تہ نشینوں میں

حدِ تکمیل تک پہنچے گا دستورِ چمن بندی — اگر کانٹے بھی شامل ہوں گلوں کے ہم نشینوں میں

سکوں پرور نگاہِ ناز بھی ہے ان کا پیکاں بھی — مگر دل آشنا کوئی نہیں ان دل نشینوں میں

بنے شبنم کہیں، موتی کہیں، ہستی ہیں وہ آنسو — نہ گنجائش تھی جن کی اہلِ غم کی آستینوں میں

زباں مشکل ہی لیکن بیاں میں اس کے جدت ہے
ہوا کرتی ہیں یہ بخشش آلم کے نکتہ چینوں میں

© rasailojaraid.com